بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

65: جنگ بنو نضیر (درس:52)

سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا درس جاری ہے آج کی نشست میں سیرت کا درس نمبر 52، اس کا تعلق پچھلے درس سے ہی ہے کہ جنگ اُحد کے بعد مخالفین کا ردّ عمل، اور آج کی نشست میں ہم لیتے ہیں " جنگ بنو نضیر یا غزوۃ بنو نضیر "۔

یہودی ہمیشہ مسلمانوں اور دین اسلام کے دشمن رہے ہیں یہ مسلمات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنۡ تَرۡضٰی عَنۡکَ الۡیَہُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمۡ﴾ (البقرۃ:120) کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

اور جب بنو نضیر نے یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامیابی ہوئی جنگ بدر میں اور جنگ اُحد میں نقصان ہوا تو انہوں نے ایک ترتیب سوچی جس کے ذریعے سے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے کیونکہ اُن کو یقین تھا کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں تو پھر دین اسلام کی طاقت دین اسلام کی بقاء اور مضبوطی موجود ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر قتل کر دیا جاتا ہے تو پھر نہ رہے گا دین اور نہ رہے گا مسلمان یہ اُن کی سوچ تھی۔

اس قصے کو بعض مورخین نے جنگ اُحد کے بعد بیان کیا ہے اور بعض نے جنگ بدر کے بعد بیان کیا ہے لیکن یہ بات حق ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ ہوئی ہے چاہے جنگ بدر کے بعد ہو یا چاہے جنگ اُحد کے بعد ہو اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ یہ جنگ ہوئی تھی کیوں ہوئی تھی؟ اس کا رزلٹ کیا تھا؟

جنہوں نے کہا کہ جنگ اُحد کے بعد یہ جنگ ہوئی وہ ایک قصہ پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بعض صحابہ سے بعض ایسے لوگوں کا قتل ہوا جو جنگ پر نہیں گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاہدے میں تھے (یہود میں سے نہیں تھے باہر سے تھے عرب میں سے تھے) تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیت دینے کا اہتمام کیا کیونکہ یہودی معاہدے میں شامل تھے تو اس دیت میں جب یہودیوں سے کہا دیت کا تو انہوں نے کہا کہ ہم دیت دیتے ہیں آپ آئیں ہمارے پاس تشریف لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے یہ ترکیب سوچی کہ جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھیں گے جس گھر کے نیچے تو ایک شخص اوپر چھت پر جائے گا اور بڑا سا پتھر اٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر مارے گا!

اور یہ یہودیوں کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَقَتۡلِہِمُ الۡاَنۡۢبِیَآءَ بِغَیۡرِ حَقٍّ﴾ (النساء:155): انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بغیر حق کے قتل کرنا بنی اسرائیل کے لیے یہودیوں کے لیے یعنی ایک عام چیز تھی اور کئی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا قتل کیا یہودیوں

نے، یہ اُن کے باپ دادا کی تعلیمات میں سے تھیں کہ جو نبی تمہیں پسند نہ آئے ایک تو یہ بات ہے کہ اتباع نہیں کرنی اور اتنا نہیں کافی بلکہ اسے قتل بھی کر سکتے ہو اپنے دین کو بچانے کے لیے۔ حقیقتاً دین کہاں بچ رہا ہے؟!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عربی نبی تھے اپنے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو قتل کیا اپنے کو قتل کیا کیوں؟! کیونکہ اُن کی بات اچھی نہیں لگی خواہش نفس کے خلاف تھی تو قتل کر دیا۔

تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعے خبر مل جاتی ہے کہ ایسا معاملہ ہونے والا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے وہاں سے اٹھتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ تیاری کرے پتھر مارنے کی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر گرانے کی آپ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لے جاتے ہیں واپس شہر کی طرف اور پھر ایک لشکر لے کر آتے ہیں اور حملہ کر دیتے ہیں بنو نضیر پر۔

ایک یہ قصہ ہے اور یہ قصہ ضعیف ہے اور یہی زیادہ معروف اور مشہور قصہ ہے سیرت کی کتابوں میں۔

جو دوسرا قصہ ہے جو صحیح ہے اسے ابن مردویہ نے بیان کیا روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ قصہ یہ ہے کہ جنگ بدر کے بعد قریش نے دھمکیاں دی تھیں مشرکین کو بھی جو مدینہ میں رہتے تھے اور یہودیوں کو بھی (یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے) کہ یا تو اُن کو نکالو یا ہم آئیں گے اُن کو بھی نکالیں گے خاتمہ کریں گے اور تمہاری بھی خیر نہیں ہے!

جب ایسی دھمکی قریش نے یہودیوں کو دی جنگ بدر کے بعد تو بنو نضیر نے ایک میٹنگ بلائی، یہودیوں کے تین قبائل تھے ان میں سے ایک بنو نضیر تھا، بنو قینقاع تو پہلے نکل گئے دوسرا قبیلہ بنو نضیر کا ہے انہوں نے میٹنگ میں یہ طے کیا ایک ترکیب قتل کرنے کی سوچی (پہلے جو ضعیف روایت ہے اُس سے ڈفرنٹ (Different) ہے بالکل) کہ ایسا کرتے ہیں کہ بعض لوگ تین علماء کو تیار کرتے ہیں (بعض لوگوں نے کہا اب یہودی تین علماء کو تیار کرتے ہیں) اور ان کے ہاتھ میں زہر آلود خنجر دے دیتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یہ پیغام بھیج دیتے ہیں کہ آپ کی جو دعوت ہے آپ وہ دعوت ہمیں پیش کریں ہمارے علماء کو پیش کریں تین ہمارے علماء ہوں گے دوسری طرف آپ ہوں گے اگر مان ہمارے یہ تینوں قائل ہو گئے دین اسلام پر تو پوری کی پوری قوم اسلام قبول کرے گی۔

یہ پیغام پہنچا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تیاری کی کہ بھئی یہ پوری قوم اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس سے بہتر کیا ہے کہ پورا یہودیوں کا قبیلہ دائرہ اسلام میں آنا چاہتا ہے (بات یعنی ڈیبیٹ (Debate) کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون عالم ہے اس وقت دنیا میں؟!)۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیار ہوئے کیونکہ معاہدہ تھا یہودیوں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں ہو گی امن کا معاہدہ ہو چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ظن تھا اُن کے ساتھ اور ایک تڑپ تھی دعوت توحید کی لوگوں کو ہدایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر سے نکلے تو (سبحان اللہ) بنو نضیر میں سے ایک ایسی عورت تھی جس کو یہ خبر ملی اور یہ عورت جو تھی انصار میں سے کسی کی بہن بنی ہوئی تھی جاہلیت میں سے اس زمانے میں سے۔

جب آپ ایک جگہ پر رہتے ہیں تعلقات ہو جاتے ہیں تو جاہلیت میں یہود جو تھے اگرچہ عرب کو آپس میں لڑواتے بھی تھے تو اپنے مفاد کے لیے دوستیاں بھی کرتے تھے؛ جیسے آپ انڈیا میں رہتے ہیں جو ساتھی انڈیا میں رہتے ہیں ہندوؤں کے ساتھ اُن کا جو پڑوسی ہوتا ہے اُن کے ساتھ کچھ رہن سہن ہوتا ہے۔

بہرحال جب اسے خبر ملی یہودی عورت کو تو اُس نے اُس انصاری بھائی کو جو اُس کا بھائی بنا ہوا تھا جاہلیت میں خبر پہنچائی کہ کوئی سازش ہو رہی ہے جس سے آپ کے نبی کو خطرہ ہے، تو اُس انصاری نے فوراً جو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ جا چکے تھے راستے میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور یہود واقعی سامنے کھڑے ہوئے تھے تیار بھی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے قریب گئے، جب وہ وہاں پر پہنچ گئے خبر مل گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس چلے گئے اور خبر کی تحقیق کی تو حقیقتاً یہ بات بالکل درست نکلی، پھر اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو نضیر کے لیے ایک پیغام بھیجا کہ آپ لوگوں نے عہد شکنی کی ہے اور آپ لوگوں کو دس دنوں کی مہلت ہے آپ ان دس دنوں میں مدینہ چھوڑ دیں (جو کچھ اُٹھا سکتے ہو اُٹھا لو گھر میں سے مدینہ چھوڑ کر چلے جاؤ)۔

تو یہودیوں نے دیکھا کہ اُن کی سازش ناکام ہوئی مشورہ کیا اور یہ طے ہو چکا تھا اُن کا کہ اُنہوں نے جانا ہے مدینہ سے جلاوطن ہونا ہے لیکن "رأس المنافقین" منافقین کا سردار اور یہودیوں کا جو ایک پیارا دوست تھا، جاہلیت میں بھی اور اسلام کے بعد بھی کیونکہ دلی تعلق باقی رہے۔ تو اُس نے جا کر اُن کے سردار سے بات کی حُیی بن اخطب سے (جو یہودیوں کا سردار تھا اس وقت بنو نضیر کا) کہ کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو اتنے بزدل ہو تم لوگ ؟! بس ایک دھمکی آ گئی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اور تم لوگ ڈر گئے وہ تو پہلے سے پریشان ہیں دیکھا نہیں اُحد میں کیا ہوا اُن کے ساتھ ؟! اور پورے جزیرے نے اُن کی طرف جو ہے اپنی آنکھیں کی ہوئی ہیں اور وہ حملہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ پہلے سے پریشان ہیں میں اُن کی حالت اندر سے جانتا ہوں تو آپ ڈٹ جائیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، اور میں بنو قریظہ کو بھی کہتا ہوں وہ بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

جب یہ باتیں سنیں تو بنو نضیر کی تھوڑی سی یعنی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے یہ پیغام بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کہ ہم نہیں جاتے آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔

اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ پیغام پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر پڑھی "اللہ اکبر"۔

اب وقت آیا ہے جنگ کا اور صحابہ کرام کو حکم دیا اس کے باوجود کہ واقعی معاملہ جو تھا کافی پریشان کن تھا منافقین نے جنگ اُحد میں جو کیا تھا کہ تین سو منافقین چلے گئے تھے اُن کا معاملہ بھی موجود تھا اور اُن کی خرابی بھی ابھی باقی تھی۔

اور بنو قریظہ جو ہیں ابھی عہد میں موجود تھے بنو قینقاع پہلے چلے گئے تھے تو اندرونی حالات ایک طرف پھر بیرونی حالات بھی جو دشمن تھے وہ اس موقع کی تلاش میں تھے کہ کب کہیں سے ہمیں کوئی موقع ملے اور ہم حملہ کر دیں، اگر یہ جنگ مدینہ کے اندر اس کی ابتداء کی گئی تو پھر کوئی یعنی گارنٹی نہیں ہے کہ باہر سے کوئی حملہ نہ کرے پھر بیچ میں ایک طرف سے یہودی ہوں گے پھر منافقین اور بنی قریظہ بھی اُن کے ساتھ مل سکتے ہیں ایک یہ پوسیبلٹی (Possibility) بھی تھی پھر باہر سے بھی کوئی آ جاتا تو پھر مسئلہ یعنی معاملہ سنگین تھا اس کے باوجود بھی آپ جرأت دیکھیں اور بہادری دیکھیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استطاعت بھی تھی قوت ایمان بھی تھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور یقین بھی تھا اور

اُن کے پاس الحمد للہ اتنا اسلحہ تھا اتنی طاقت تھی کہ دو جنگیں جیت چکے تھے جنگ بدر بھی جیت چکے تھے جنگ قینقاع بھی یعنی غلبہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کا۔

اور جنگ اُحد کا یعنی انتہائی جو رزلٹ تھا وہ بھی مسلمانوں کے حق میں تھا جیت ہی کا تھا تو غلبہ تو تھا اور طاقت بھی تھی تو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم خود جا کر حملہ کریں گے۔

جب پتہ چلا بنو نضیر کو تو اپنے حصن میں اپنے قلعوں میں بند ہو گئے کیونکہ جتنے بھی تین قبیلے تھے یہودیوں کے سب قلعوں میں رہتے تھے؛ آج بھی دیکھتے ہیں آپ اسرائیل میں انہوں نے اپنے قلعے بنائے ہوئے ہیں جب تک لمبی لمبی دیواریں نہ ہوں وہ بیچارے زندہ نہیں رہ نہیں سکتے اتنی ڈرپوک قوم ہے!

سورۃ الحشر کی اگر آج وقت نہ ملا تو اگلے درس میں ان شاءاللہ میں تفصیل بیان کروں گا سورا الحشر ساری کی ساری جو ہے اسی قصے کے تعلق سے ہے بڑے پیارے خوبصورت انداز میں اللہ تعالی نے یہ قصہ بیان فرمایا ہے جس میں بہت سارے پیغام ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر طالب علم کو بلکہ ہر مسلمان کو ان پیغاموں کی طرف تھوڑی سی توجہ دینی چاہیے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ جو ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں ان کے ساتھ ہمارا تعلق کیسا ہونا چاہیے کیسا رویہ ہونا چاہیے اور اصل جو کامیابی ہے وہ کہاں سے آتی ہے؟ ہمارے بازوؤں کی طاقت سے آتی ہے ہمارے اسلحے سے آتی ہے ہمارے دھمکانے سے آتی ہے ہمارا رعب دشمن کے دل میں پیدا کرنے سے آتی ہے آتی کہاں سے ہے؟

یہ پوری جو سیکوئنس (Sequence) ہے یہ ساری موجود ہے سورۃ الحشر میں ان شاءاللہ تو اس کو بیان کریں گے لیکن آج کی نشست تھوڑے سے وقت میں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے قلعوں کے طرف روانہ ہوئے اور جھنڈا جو تھا سیدنا علی بن اُبی طالب کے ہاتھ میں دیا اور مدینہ شہر پر سیدنا عبداللہ بن اُم مکتوم صحابی کو متعین کیا۔

آپ دیکھیں کہ بغیر امیر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے نہیں تھے کہ پیچھے جو لوگ رہتے ہیں اب کوئی قائم مقام تو ہونا چاہیے نا، کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے ایسے اُمور جو ہیں لوگوں کے بغیر ہینڈلنگ (Handling) کے ایسے ہی نہیں چھوڑے جاتے، آپ نے دیکھا کہ جتنی جنگوں کی بات ہوئی ہے جو مدینہ سے باہر جانا ہوتا ہے تو مدینہ کے شہر پر کسی کو متعین کر کے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جب بنو نضیر نے دیکھا کہ گھیر لیا ہے مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں تو انہوں نے تیر مارنا شروع کیے اندر سے، اُن کے لیے آسان تھا وہ اندر تھے اُن کا کھانا پینا گھر وغیرہ سب کچھ اندر رہے؛ اور جب مسلمان کوئی جوابی کاروائی کرنا چاہتے تو بیچ میں اُن کے درخت تھے کھجوروں کے بہت بڑے تو بیچ میں وہ اوڑ مسئلہ ہو گیا اب کیا کریں؟! تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان درختوں کو جلا دو۔ تو یہودیوں نے اور منافقین نے کہا کہ اب دیکھو یہ کیسا نبی ہے یہ تو آگ لگانا چاہتا ہے درختوں کو جلاتا ہے لوگوں کے مال کو جلانے والا ہے یہ کیسا نبی ہے؟!

یعنی یہودیوں نے تو کہنا تھا وہ تو ویسے ہی مخالف تھے اب ان منافقین کو دیکھیں جو ہمیشہ کوشش میں رہتے ہیں کہ کہیں سے کوئی بہانہ مل جائے ان کو بات کرنے کا!

توجب ان کے یہ درخت جلے پھر جگہ جو ہے وہ بالکل صاف ہوئی اور آسانی سے پھر مقابلہ ہو سکا لیکن بنو نضیر نے یہ عہد کر لیا کہ باہر جنگ کے لیے نہیں نکلنا اگر باہر جنگ کے لیے نکلے پھر ہماری خیر نہیں ہے ! اب انتظار کر رہے ہیں کس کا؟ مدد کرنے والوں کا جنہوں نے وعدہ کیا تھا، عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے کہا کہ میں دو ہزار لوگ لے کر آؤں گا فکر نہ کرنا میرے ساتھ دو ہزار بندے ہیں۔

عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے جب دیکھا نا کہ درختوں کو آگ لگی ہوئی ہے تو ڈر گیا اُس نے کہا اب خیر نہیں ہے ! جو نبی رحمت کی دعوت دینے والا ہے نرمی کرنے والا ہے اس معاملے میں یہ بات یہاں تک پہنچی ہے تو اب خیر نہیں ہے !

ویسے بھی منافقین یہودیوں سے بھی گئے گزرے ہیں ، ذبذبہ کا ہمیشہ شکار رہتے ہیں، دل میں نہ تو یقین ہے نہ ایمان ہے کچھ بھی نہیں ہے صرف دل ہے خالی دل ہے بیچ میں کچھ بھی نہیں ہے، یہودیوں کے دل پتھر کے ہیں اِن کے دل خالی ہیں کچھ بھی نہیں ہے، اُن کے دل پتھر کے مر چکے ہیں اِن کے دل مریض ہیں ایمان کا نام ہے اندر کفر بھرا ہوا ہے۔

بہر حال، بنو قریظہ کا انتظار کرتے کرتے اُنہوں نے کہا کہ بھئی تم جانو تمہارا کام جانے ہم نے تھوڑی کہا تھا کہ تم یہ اقدام کرو ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے ہم نہیں آتے، انہوں نے اپنا پیغام دے کر اپنی جان چھڑوالی ہے؛ تو بنو نضیر بیچ میں پھنس گئے تو انہوں نے یہ پیغام بھیجا کہ ہم ہتھیار ڈالنا چاہتے ہیں اور ہمیں موقع دیا جائے ہم مدینہ چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔

یہ حصار جو ہے بنو نضیر کے قلعوں کا پندرہ دن رہا، بعض روایت میں چھ دن بھی آیا ہے لیکن پندرہ دن تک رہا اس کے بعد انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شرط رکھی کہ اگر تم لوگوں نے جانا ہے تو تم جاؤ گے مدینہ چھوڑ کر جلا وطن ہو گے جو کچھ مال و متاع اُٹھا سکتے ہو اُٹھا لو گے جو نہیں اٹھا سکتے وہ باقی چھوڑ دو گے؛ اب دنیا کے پجاری اُن کے لیے تو ایک سوئی بھی قیمتی تھی !

اب دل پریشان ہے کہ کس چیز کو چھوڑیں کس چیز کو اُٹھائیں لیکن آپ ہٹ دھرمی دیکھیں اور بغض اور نفرت کی انتہا دیکھیں کہ چلو اپنے اونٹوں پر جو کچھ بھی تھا سامان جو رکھنا چاہتے تھے رکھ دیا اب انہوں نے دیکھا کہ یہ گھر جو ہم چھوڑ کر جا رہے ہیں اگر یہ سلامت چھوڑ کر جائیں گے نا اس طریقے سے تو پھر مسلمانوں کو فائدہ ہو گا تو انہوں نے دروازے جو ہیں نکالنے کے لیے دیواریں توڑنا شروع کیں (دروازے کھڑکیاں جو بھی تھے) تا کہ ہم وہ اُٹھا کر لے جائیں اگرچہ ضرورت کیا تھی جہاں پر گھر اور بنے گا تو یہ بھی بن جائیں لیکن سلامت گھر نہیں دینا ان مسلمانوں کو !

تو (سبحان اللہ) آپ نے یہ دیکھا کہ جن لوگوں نے دنیا میں غرق ہو کر دنیا کو کمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو توڑا ہے:

﴿يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (الحشر:2)؛ عبرت حاصل کرو اے سمجھدار لوگو! کہ دنیا سب کچھ نہیں ہے، جس نے دنیا کو کمانے کے لیے اپنے ربّ کو ناراض کیا اُسے اس چیز سے ڈرنا چاہیے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں سے خراب کر بیٹھے گا وہ!

اس لیے اللہ کی رضا میں خیر و برکت ہے اگر اللہ کی رضا کے لیے قدم نہیں اُٹھا اپنے ربّ کو ناراض کر لیا تو پھر جس چیز کے لیے آپ نے اپنے ربّ کو ناراض کیا اس چیز میں پھر کوئی خیر و برکت ہے ہی نہیں، آپ منتظر رہیں وہاں سے شر کبھی نہ کبھی پہنچے گا !

الغرض، بنو نضیر چلے گئے اپنا مال و متاع جو اُٹھا سکتے تھے اُٹھا یا باقی چھوڑ دیا سارا، ہاں! سوائے اسلحے کے یہ بھی شرط تھی کہ جو تمہارے اونٹ اُٹھا سکتے ہو اُٹھاؤ اسلحہ نہیں اُٹھاؤ گے تم لوگ، تو پورا اسلحہ چھوڑ دیا وہاں پر اور جو مال و متاع نہیں اُٹھا سکتے تھے اور اُن کے جو گھر تھے دیواریں تھیں وہ بھی اور جو بڑا بڑا اُن کا سامان تھا وہ بھی نہیں اُٹھا سکے۔

تو وہاں سے چلے گئے تقریباً چھ سو اونٹوں کا قافلہ تھا روانہ ہوئے بعض خیبر کی طرف گئے اور بعض جو ہیں شام کی طرف چلے گئے اور پوری قوم میں سے صرف دو مسلمان ہوئے عجب بات دیکھیں آپ! ایک ہیں یامین بن عمرو اور دوسرا ابو سعید بن وہب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُن کا مال و متاع تھا واپس کر دیا کیونکہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے اپنے بھائی بن گئے تو اب اُن کا مال لینے کی کیا ضرورت تھی!

اور دوسروں کی ہٹ دھرمی دیکھیں اگر وہ بھی اسلام قبول کر لیتے اپنا گھر بچا لیتے وہ بھی لیکن نہیں! بغض و نفرت ہے حق سے دوری ہے ہٹ دھرمی ہے تو اس کی سزا اُن کو ملی۔

اور کیونکہ یہ مال تھا بنو نضیر کا اس میں کوئی جنگ نہیں ہوئی تھی پراپر (Proper) طریقے سے تو یہ فئی تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اب اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مال کو تقسیم کیا جو فقراء مہاجرین تھے کچھ اُن کو دیا، انصار میں سے صرف دو انصاریوں کو دیا سیدنا ابو دجانہ اور سیدنا سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہما، یہ دونوں انصاری تھے لیکن یہ فقراء انصار میں سے تھے تو ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مال میں سے دیا اور اپنے گھر کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورے ایک سال کی جو ضرورت تھی وہ بھی رکھی اور باقی جو ہے وہ بیت المال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا۔

یہ جنگ ربیع الاوّل یہی مہینہ تھا سن 4 ہجری ربیع الاوّل میں ہوئی اور اسی جنگ کے لیے سورۃ الحشر مکمل طور پر نازل ہوئی۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں سورۃ الحشر کے تعلق سے "بلکہ تم لوگ یوں کہو کہ یہ سورۃ بنی النضیر ہے" یا سورۃ النضیر فرمایا کرتے تھے۔

یعنی سورۃ الحشر کا دوسرا نام کیا ہے؟ سورۃ النضیر یا بنی النضیر۔

اگلے درس میں ان شاء اللہ سورۃ الحشر کی مختصر سی تفسیر اور بعض اہم پیغامات اور فوائد بیان کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 65. درس نمبر 52- جنگ بنو نضیر سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio